خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
خطبہ نمبر ۱۵
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 45-80 نمبر 95 جمعرات - 26 ذیقعدہ - 1415ھ ' 27 شہادت 1374ھش ' 27 اپریل 1995ء

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے جس کی طرف تردد منسوب نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں (اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے) ہی رکھا ہے۔ انسان انسان کی حیثیت سے کبھی نہ کسی دکھ اور تردد میں ہوتا ہے مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ) سے رنگین ہوتا جاتا ہے اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی' بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷۲)

اس بات کو مکرّر یاد رکھو کہ جب بخل و حسد اور فسق و فجور کی زہریلی ہوا پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور جس طرح پر اللہ تعالیٰ سے ہراساں و ترساں ہونا چاہئے وہ نہیں رہتا۔ یہ ہوا ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے بعض اوقات ہیضہ کی زہریلی ہوا پھیلتی ہے اور تباہ کرتی جاتی ہے اس وقت بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض جو بچ رہتے ہیں ان کا بھی یہ حال ہوتا ہے کہ صحت درست نہیں رہتی۔ ہاضمہ کا فتور یا اور اسی قسم کی خرابیاں ہوا سے متأثر ہو کر پیدا ہو جاتی ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷۵)

علم بغیر عمل کے ناقص اور عمل بغیر علم کے مفید نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خوب اچھی طرح یاد رکھو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے بہت سے افراد میں کام کی اہلیت نہ پائی جائے۔ جن قوموں کے اکثر افراد میں کام کرنے کی اہلیت نہ ہو۔ وہ جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ انسان فانی ہے۔ ایک عرصہ میں کام کرنے والے افراد مر جاتے ہیں۔ ان کے بعد جن کے ہاتھوں میں کام جاتا ہے وہ کام کے اہل نہیں ہوتے۔ اس لئے ایسی جماعتیں بہت جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ پس وہی جماعت قائم رہ سکتی ہے۔ جس میں ایک کام کرنے والے کے بعد دوسرا کھڑا ہو۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ اور تیسرے کے بعد چوتھا۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا جائے۔

کام کی اہلیت اور قابلیت دو طرح پیدا ہوتی ہے۔ اول عملی تجربہ سے دوسرے علمی طریق سے۔ اگر عملی قابلیت کے ساتھ علم نہ ہو۔ تو کوئی کامل نہیں ہو سکتا۔ اگر علم کے ساتھ عمل نہ ہو تو بھی کوئی شخص قابل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک شخص نے عملی طور پر سرجری کو پڑھا ہو اور ایک ذخیرہ کتب پڑھا ہو۔ مگر عملی تجربہ اس کو نہ ہو۔ اور وہ محض اپنے علم کی بنا پر چاہے کہ میں آپریشن کروں تو یقیناً یہ شخص عالم ہونے کے باوجود کسی کی جان لے لے گا۔ لیکن اگر علم کے ساتھ اس نے عمل بھی کیا ہے۔ یعنی پہلے مُردوں پر مشق کی ہے۔ پھر ماہر ڈاکٹروں کو آپریشن کرتے دیکھا ہے۔ اور ماہروں کے سامنے خود آپریشن کی مشق کی ہے۔ تو اس کا علم اور عمل مفید اور کارگر ہوں گے۔ تمام کاموں میں یہی ہوتا ہے کہ علم کے ساتھ تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص محض کتاب پڑھ کر طبیب بننا چاہے۔ تو محال ہے۔ ضرورت ہے کہ طب کی کتب پڑھنے کے ساتھ لائق طبیب کے سامنے مریضوں کی تشخیص اور علاج کیا ہو۔ تب کامل ہو گا۔ ورنہ علم بغیر عمل کے ناقص رہے گا۔ اور عمل بغیر علم کے مفید نہیں ہو گا۔

(از خطبہ ۱۱- فروری ۱۹۲۱ء)

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام

معروف شاعر محترم چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ۱۱- اپریل کو ایک شام منائی گئی تقریب کے صدر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل تھے۔ تقریب کے آغاز میں محترم نسیم سیفی صاحب نے کہا کہ محترم چوہدری محمد علی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں آج ہم ان کے اشعار سنیں گے۔ اگر کسی کے سامنے لذیذ گرما گرم مائدہ پڑا ہو تو وہ اس بات کی تفصیل میں نہیں جائے گا کہ یہ کیسے پکا اور اس کی تفاصیل کیا ہیں۔ بلکہ وہ فوراً اس کو کھانے کو لپکے گا۔ یہی حال آج کے مہمان خصوصی کے کلام کا ہے۔ اس لئے اس پر کچھ کہنے کی بجائے میں چوہدری صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا کلام پیش کریں۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب نے پون گھنٹہ کے لگ بھگ اپنا کلام پیش کیا جس میں پرانی اور نئی نظمیں شامل تھیں۔ ان میں ان کی مشہور نظم "تنہائی" بھی شامل تھی۔ محترم چوہدری صاحب کے اشعار کو بے حد پسند کیا گیا اور شائقین نے دل کھول کر انہیں داد دی۔ آخر میں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے کہا کہ ان اشعار کو سننے کے بعد ان کا مزا دیر تک برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اب کچھ نہ کہا جائے۔ دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

یہ تقریب نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ کے درمیانی لان میں نظارت اشاعت کے زیر انتظام منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

ضرورت انسپکٹران

○ نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران کی ضرورت ہے خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع اسناد و تصدیق امیر صاحب / صدر صاحب جماعت مورخہ ۳۰- اپریل ۹۵ء تک ناظم مال وقف جدید کو بھجوائیں۔

امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اور درخواست میں نام۔ ولدیت۔ عمر۔ ڈاک کا پتہ اور دیگر عمومی کوائف درج کر دیئے جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۷- شہادت ۱۳۷۴ ہش ۲۷ - اپریل ۱۹۹۵ء

عمر بڑھانے کا نسخہ

دنیا میں بیک وقت کروڑوں بلکہ اربوں لوگ موجود ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی زندگی ان کی پیدائش کے وقت سے شروع ہو کر ان کے آخری سانس تک قائم رہتی ہے۔ اور آخری سانس لینے کے بعد وہ مرجاتے ہیں اور مٹ جاتے ہیں۔ نہ ان کا کام باقی رہتا ہے نہ ان کا نام باقی رہتا ہے۔ دنیا میں ان کا کوئی نام لیوا نہیں ہوتا۔ لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد نسبتاً بہت کم ہوتی ہے۔ جو نہ صرف اپنی پیدائش سے لے کر اپنے آخری سانس تک زندہ رہتے ہیں بلکہ اس کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ موت کے بعد وہ صرف زندہ نہیں رہتے' زندہ تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے نام اور ان کے کام کا ذکر کرنے والوں کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے اور اگر حقیقی طور پر اسی کا نام زندگی ہے تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ موت کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ وہ اپنے کام کی وجہ سے اپنی عمر کو طویل سے طویل تر کر لیتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے۔ اور لمبی عمر پائے۔ تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے۔ وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکہ دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا۔ پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمہ دین حق میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کام کرتا ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے۔"

اس ارشاد میں ایک بات خاص طور پر یاد رکھنے والی ہے اور وہ یہ کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے، خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کریں۔ یہ بات سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ دین صرف انہی باتوں کا نام نہیں ہے جنہیں عام طور پر مذہب کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔ ہر کام کو دینی کام بنایا جاسکتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ہر کام کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کیا جائے۔ ہر وہ شخص جو اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق بسر کرتا ہے وہ چاہے کوئی کام کرتا ہو دراصل دین ہی کی خدمت کر رہا ہوتا ہے اور اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر دین کے لئے وقف کر رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

سچ کو نہیں ہے آنچ یہ سچ ہے مگر سنو
لازم ہے جھوٹ کا بھی کچل دیجئے گا سر
انجام جھوٹ کا ہے یقیناً شکست و ریخت
کرتا ہے ابتداء میں بہت ہی برا اثر

ابو الاقبال

تم ہو جس زندگی کے گرویدہ
وہ علامت ہے ناتوانی کی
چار دِن عیش کرکے مر جانا
یہ نہیں ریت زندگانی کی

مسکراتے لبوں کی دنیا میں
چشمِ نم پیش کر رہا ہوں مَیں
لے کے تلخابۂ حیات سے رَس
شہدِ سم پیش کر رہا ہوں میں

ہے تعجب کہ لوگ رو رو کر
داستانِ الم سناتے ہیں
مَیں سمجھتا ہوں شدّتِ غم سے
اشک آنکھوں میں سُوکھ جاتے ہیں

عشق الفاظ کا محتاج نہیں
عاشقی رخ سے عیاں ہوتی ہے
عشق کا ربط ہے خاموشی سے
اور ہَوس چرب زباں ہوتی ہے

جان دیتے ہیں جو رہِ حق میں
زندگی کا وقار ہیں وہ لوگ
غیر فانی ہے زندگی ان کی
جاودانی بہار ہیں وہ لوگ

ڈاکٹر محمود الحسن

بولنے سے پہلے سوچ لو کہ نتیجہ کیا ہوگا

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو' ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو۔ نہ بولنا بہتر ہے لیکن یہ بھی (صاحب ایمان) کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار سے رکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تجارت پیشہ احباب کو نصائح

اگر کوئی تاجر منڈی کے نرخ سے گراں نرخ رکھتا ہے تو یہ بددیانتی ہے

اسی طرح گاہکوں کی ناواقفیت کی وجہ سے زیادہ قیمت لینا بھی بددیانتی ہے

صاحبِ ایمان اپنا حق بھلا کر دوسروں کے حق کا خیال رکھتا ہے

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- فرمودہ ۲۳- جون ۱۹۲۲ء)

آج میں اپنی جماعت کے ایک خاص حصے کے متعلق بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اس میں ساری جماعت کے لئے بھی فائدہ ہے۔ اس لئے کہ وہ حصہ ایسا نہیں کہ وہ کسی خاص قوم سے تعلق رکھے۔ بلکہ ہر ایک کے لئے ممکن ہے کہ اس میں شامل ہو جائے۔ اور ممکن ہے کہ اس طرح پر نصائح سب لوگوں کے لئے مفید ہوں۔ وہ حصہ تاجروں کا حصہ ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں طبعاً اس بات کا خواہش مند ہوں اور ہر ایک وہ شخص جو احمدیت سے تعلق رکھتا ہے اس بات کا خواہش مند ہونا چاہئے کہ یہ جماعت ترقی کرے۔ دین میں بھی اور دنیا میں بھی۔ اور اس کی ترقی کے لئے جس قدر بھی جائز اخلاق کے اندر ذرائع ہوں وہ استعمال کئے جائیں۔ کوئی مذہب اس خواہش سے نہیں روکتا۔ یہ خواہش مجھ میں بھی ہے اور ہر ایک احمدی کے دل میں ہو گی۔

لیکن ہر ایک کام کے لئے کچھ ذرائع ہوتے ہیں۔ میں نے اس طرف بارہا توجہ دلائی ہے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کام کے لئے خدا نے جو راستہ اور ذرائع رکھے ہیں انہی پر چلنے اور ان کو استعمال کرنے سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور ان کو ترک کرنے سے ناکامی ہوتی ہے۔ صحیح ذرائع سے کام نہ لینے کی غلطی مختلف مذاہب کے لوگوں کو مذہب کے بارے میں لگی ہے۔ وہ محض خالی کوشش کو کامیابی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر ایک شخص سارا دن خدا کے لئے کام کرتا اور رات بھر اس کے لئے جاگتا ہے تو وہ محمد ﷺ کو نہ ماننے کی وجہ سے کیوں جہنم میں جائے۔ وہ کہتے ہیں اصل چیز تو محبت الٰہی ہے۔ اگر ایک شخص کو جہالت سے اصل نماز کا پتہ نہیں لگتا اور وہ اپنے رنگ میں عبادت کرتا ہے۔ (-) تو وہ کیوں خدا کو نہیں پا سکتا۔ ہم کہتے ہیں۔ ہر ایک چیز کے ملنے کے لئے مقررہ ذرائع ہوتے ہیں۔ اور جب تک ان کو نہ استعمال کیا جائے وہ چیز نہیں مل سکتی مثلاً پانچ روپیہ اگر منی آرڈر کرنے ہوں تو ان پر چار آنہ محصول مقرر ہے۔ اگر کوئی شخص فارم پر کر کے سوا پانچ روپیہ ڈاک خانہ میں دے گا۔ تو اس کا منی آرڈر منزل پر پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص فارم پر کرنے اور ڈاک خانہ میں دینے کی بجائے تھانے میں جائے۔ اور پانچ روپیہ کے ساتھ ۴۔ محصول کی جگہ دو روپیہ وہاں دے آئے تو اس کے روپے نہیں پہنچ سکیں گے۔ تھانہ والے اس کا روپیہ واپس کر دیں گے۔ اور اگر کوئی خراب نیت کے لوگ ہوئے تو سات کے سات خود کھا جائیں گے۔ اسی طرح زمین بونے کے لئے اس میں ہل چلایا جاتا اور ایک حد تک گہرا چلایا جاتا ہے۔ مگر ایک شخص زمین میں ہل چلانے کے بجائے لمبے لمبے اور گہرے کنویں کھود کر ان میں بیج ڈال دے تو کیا اس کا کھیت تیار ہو جائے گا گو اس نے محنت کی اور ہل چلانے والے سے بہت زیادہ کی مگر چونکہ اس طریق کو چھوڑ دیا جو کھیت بونے کے لئے مقرر تھا اس لئے اس کا بیج زمین میں ضائع ہو جائے گا۔ چہ جائیکہ اس کا کھیت تیار ہو۔ اسی طرح ایک شخص سخت گرمی میں آتا ہے۔ اور کنویں سے ڈول نکال کر پانی پی لیتا ہے۔ مگر دوسرا پیاسا آتا ہے۔ جو دو من کی بوری اٹھا کر ایک میل تک چلا جاتا ہے اور پھر شکایت کرتا ہے کہ میں نے پہلے سے زیادہ کام کیا اور محنت اٹھائی مگر میں پیاسا ہی رہا۔ تو اس کا یہ کہنا غلط ہو گا۔ کیونکہ پیاس کے لئے پانی کنویں سے نکال کر پینا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن یہ کوئی ذریعہ نہیں کہ پیاسا بوریاں اٹھا کر بھاگتا پھرے۔ پس جو طریق کسی کام کے کرنے کا ہے۔ اسی طریق پر کیا جائے گا تو ہو گا ورنہ نہیں ہو گا۔

اسی طرح مذاہب کا حال ہے۔ بعض مذاہب میں (دین حق) کی نسبت بہت مشقتیں اور محنتیں ہیں مگر ان کا نتیجہ کچھ نہیں۔ مثلاً ہندو مذہب ہے۔ اس میں لوگ الٹے لٹکتے ہیں اور الٹے لٹکے ہوئے ہی آٹا گوندھتے اور اسی حالت میں روٹی پکاتے ہیں۔ اور اس کو عبادت سمجھتے ہیں۔ مگر کیا وہ اس سے خدا کی رضا اور جنت کے اعلیٰ مقام پا لیں گے؟ نہیں۔ کیونکہ غلط طریق سے جو کام کیا جاتا ہے اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ پس اگر کوئی غلط طریق پر خدا تعالیٰ کے حضور جانا چاہے گا تو رد کیا جائے گا۔

ہماری جماعت میں خواہش ترقی ہے خواہ دینی ترقی ہو یا دنیوی۔ مگر اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ صحیح طریق پر عمل ہو۔ بعض حالات کی وجہ سے یہاں سودے سلف پر بعض روکیں عائد کی گئی ہیں۔ کیونکہ ان حالات نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم ایسا کریں۔ اگر وہ حالات دور ہو جائیں تو یہ روکیں نہیں رہ سکتیں۔ گویا یہ روکیں عارضی ہیں۔ ان کی وجہ سے اگر کوئی فائدہ آتا ہے تو وہ حقیقی فائدہ نہیں۔ اصل میں فائدہ وہ ہے جو اپنی لیاقت اور قابلیت سے حاصل کیا جائے۔ مگر لوگ اس اصل کو نہیں سمجھتے۔ وہ اپنی اس بات کو خلاف دیانت نہیں سمجھتے۔ کہ بازار میں ایک چیز جو سستی بکتی ہو۔ اس سے ایک شخص اس دلیل کی بنا پر مہنگا بیچے کہ یہ میری چیز ہے میں جس قیمت پر چاہوں بیچوں۔ اور اس طرح زیادہ قیمت لینا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ مگر ان کا یہ کہنا اس وقت تک غلط ہے جب تک کہ خریداروں پر روکیں لگائی گئی ہیں اور اگر کوئی ایسا کہتا ہے تو یہ اس کی بددیانتی ہے۔ اگر زید کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ بکر سے سودا نہ لے۔ بلکہ خالد سے لے۔ اور خالد بکر کی نسبت مال کی قیمت بڑھاتا ہے اور زید اس سے لینے پر مجبور ہے تو اس کی مجبوری سے اس کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور وہ نہیں کہہ سکتا کہ میری چیز ہے جس طرح چاہوں بیچوں۔ اس کا ایسا کہنا غلط ہے۔ اس کو منڈی کے نرخ کا رکھنا چاہئے۔

دیکھو اگر کسی شخص کے پاس کچھ روٹیاں ہوں اور ایک سائل اس سے مانگنے آئے تو یہ اس کا حق نہیں کہ وہ اس کو کہے میں نہیں دیتا تو جب فقیر جو ایک پیسہ بھی نہیں دیتا اس کو روٹی نہ دینا غلطی ہے اور ظلم ہے۔ تو جو شخص قیمتاً ایک چیز لیتا ہے اور دوکاندار اس کو منڈی کے نرخ پر نہیں دیتا وہ بھی ظالم ہے۔

اگر کوئی شخص منڈی کے نرخ سے گراں نرخ رکھتا ہے تو یہ بددیانتی کرتا ہے۔ اور لوگوں کی مجبوری اور ناواقفی سے فائدہ اٹھاتا ہے ہاں اگر دوکاندار ایسا اعلان کر دے اور بورڈ پر لکھ کر لگا دے کہ میں دو پیسہ میں امرتسر سے چیز خریدتا ہوں اور یہاں ایک آنے میں بازار میں بکتی ہے مگر میں دو آنے میں بیچتا ہوں۔ اور پھر گاہک اس کی دکان پر جائیں اور اس سے خریدیں تو اس کا حق ہو سکتا ہے لیکن لوگ عام طور پر چونکہ بھاؤ سے واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کی ناواقفیت کی وجہ سے ان سے زیادہ قیمت لی جاتی ہے۔ اور یہ بددیانتی ہے۔ اور یہ بددیانتی اپنی غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اور اپنی غلطی کا اثر دوسروں پر ڈالا جاتا ہے کہ ہم نے مہنگی خریدی ہے۔ اس لئے مہنگی بیچتے ہیں۔ حالانکہ اس کا خمیازہ ان کو خود بھگتنا چاہئے۔

جو لوگ یہ طریق جاری رکھتے ہیں نہ ان کی تجارت کامیاب ہوتی ہے نہ ان کو تجارت کا علم آتا ہے۔ (-) لوگ محنت نہیں کرتے۔ اور تجارت کا علم حاصل نہیں کرتے۔ اور ناجائز وسائل سے اپنی دوکان چلانا چاہتے ہیں ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہ روک جو سودے سلف کے متعلق ہے قائم رہے اور جو چیز ایک لاتا ہے وہ دوسرا نہ لاوے۔ مگر خود محنت نہیں کرتے۔ یہ ناجائز یا وقتی حفاظت کے طریق ہیں۔ اگر صحیح ذرائع پر عمل کریں تو ان ذرائع کو اختیار کرنے کی ان کو ضرورت نہ رہے۔ اور ان کی یہ خواہش نہ ہو کہ یہ روک قائم رہے۔ کیونکہ یہ بھی عارضی ہے۔ اگر آج حالات بدل جائیں۔ تو وہ روک قائم نہیں رہ سکتی۔ ہوشیار آدمی ہوشیاری سے کام کرتا اور کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہوشیاری کے ساتھ دیانت بھی شامل ہو جائے تو پھر یہ بہت اعلیٰ درجہ کی بات ہوتی ہے۔ اگر ہوشیاری نہ ہو بلکہ سستی ہو تو پھر کامیابی مشکل ہے اور پھر فائدہ اٹھانے کی خواہش ایک مخفی بددیانتی ہے۔

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ ہر ایک بات میں بڑھ کر رہیں۔ (صاحب ایمان) غیرت مند ہوتا ہے۔ اور وہ کسی بات میں کسی سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتا۔

حضرت شاہ اسماعیل (شہید دہلوی) کا ایک واقعہ ہے ان کو معلوم ہوا کہ ایک سکھ ہے جو تیرنے میں بہت مشاق ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر آپ تیرنے کی مشق کرنے لگے۔ اور اس میں ایسا کمال حاصل کیا کہ کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ یہ انہوں نے اس لئے کیا کہ کوئی غیر مسلم مسلمانوں سے کسی کام میں کیوں بڑھ جائے تو (صاحب ایمان) چھوٹی چھوٹی باتوں میں غیرت رکھتا ہے۔ اور ہر ایک بات میں خواہ دین کی ہو یا دنیا کی دوسروں سے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہمیں شبہ نہیں کہ دنیا الگ ہے اور دین الگ۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دنیاوی باتوں کا اثر دین پر پڑتا ہے جو شخص دنیا میں سست ہو وہ دین میں بھی سست ہوتا ہے جو دنیاوی کام کرنے میں سست ہے وہ تہجد کے لئے کب اٹھے گا۔ اور وہ

آہستہ آہستہ سنتوں کا بھی تارک ہو جائے گا اور فرائض کو بھی جواب دے دے گا- کیونکہ سستی ایک ہی چیز ہے- اور وہ دونوں جگہ کرے گا- دنیا میں بھی اور دین میں بھی-

ولایت میں نفع کی حد بندی کی گئی ہے مثلاً اس حد تک نفع جائز ہے اور اس کے آگے ناجائز- اور وہاں نفع مقرر کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ چیز عام مقابلہ میں آجائے اس وقت جو قیمت ٹھہر جائے وہ اصل قیمت ہو- اور اس میں یہ بات بھی مدنظر رکھی جاتی ہے کہ بیچنے والے آپس میں سمجھوتہ نہ کرلیں- یعنی یہ نہ ہو کہ دس پندرہ دوکاندار آپس میں فیصلہ کرلیں کہ اس قیمت پر فروخت کریں گے اگر یہ ہو تو یہ ناجائز ہے- اور سمجھوتہ کرکے جو نفع حاصل کیا جائے- وہ بھی ایک قسم کی ٹھگی ہے-

لیکن اگر کوئی شخص زائد نفع اپنی لیاقت سے حاصل کرتا ہے تو وہ جائز ہے- مثلاً لوگ عموماً امرتسر سے چیزیں لاتے ہیں- اور ایک نرخ پر یہاں بیچتے ہیں- دوسرا شخص اگر دلی سے اس سے سستی لاکر اس نرخ پر یہاں بیچتا ہے اور دوسروں کی نسبت زیادہ نفع کماتا ہے تو اس پر الزام نہیں یا کراچی میں ایک چیز بہت سستی ملتی ہے اور ایک شخص وہاں سے لاتا ہے جو یہاں بہت سستی پڑتی ہے پھر اگر وہ بازار کے عام نرخ پر بیچ کر تمام بازار والوں سے زیادہ نفع لیتا ہے تو اس پر الزام نہیں- میں نے دیکھا ہے کہ عام طور پر دوکانداروں کے متعلق جو شکایات ہوتی ہیں ان میں بعض غلط بھی ہوتی ہیں مگر بعض درست بھی- بعض دوکانداروں کا یہ کہنا کہ ہمارا حق ہے کہ ہمارے بھائی ہم سے چیزیں خریدیں- یہ سچ ہے کہ ان کا حق ہے کہ ان کے بھائی ان سے چیزیں خریدیں- مگر بھائیوں کا بھی تو حق ہے کہ تم ان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ- اس سے بری بات کیا ہوسکتی ہے کہ انسان اپنا حق یاد رکھے مگر دوسرے کا حق بھول جائے- حالانکہ (صاحب ایمان) کی یہ شان ہے کہ وہ اپنا حق بھلا دیتا ہے- اور دوسروں کا حق جو اس پر ہو یاد رکھتا ہے...... صحابہ کرامؓ دوسرے کے حق کو خوب یاد رکھتے تھے- روایات میں آتا ہے کہ ایک گھوڑا ایک صحابیؓ بیچنے لگے- اور اس کی قیمت انہوں نے مثلاً دو ہزار مقرر کی- دوسری طرف جو صحابیؓ خریدار تھے وہ چار ہزار بتاتے تھے- اور ان میں اسی بات پر جھگڑا تھا- کہ مالک کم قیمت بتاتا اور خریدار زیادہ دیتا- تو (صاحب ایمان) کا طریق یہ ہے کہ وہ دوسرے کے حقوق کا بہت خیال رکھتا ہے- جب دوسرے کے حقوق کا خیال لازمی ہے- اور بددیانتی منع ہے تو (صاحب ایمان) کے لئے کس قدر لازمی ہے کہ وہ ہوشیاری اور چستی سے کام لے-

دوکانداروں کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہماری چیز ہے ہم اس کی جو قیمت چاہتے ہیں مقرر کرتے ہیں- نہ یہ اصولاً درست ہے نہ اخلاقاً درست ہے عام طور پر دوکاندار یہ غلطی کرتے ہیں کہ اپنی ناواقفیت سے جتنے کو چیز ملتی ہے لے آتے اور سستی اور عمدہ تلاش نہیں کرتے- اور پھر اس کا اثر خریدار پر ڈالتے ہیں- اگر انہیں اپنی سستی کا خمیازہ بھگتنا پڑے اور عام بھاؤ پر بیچ کر نقصان ہو- تو آئندہ کے لئے ہوشیار ہو جائیں- مگر ابھی تک لوگ اس گر کو نہیں سمجھے- یہی وجہ ہے کہ وہ نہ خود اچھی طرح دوکان چلا سکتے ہیں اور نہ ان کے خریدار ان سے خوش ہوتے ہیں- جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوکان بند ہو جاتی ہے-

میں تو یہ خیال نہیں کرسکتا کہ کوئی احمدی کہلانے والا جان بوجھ کر دھوکہ دیتا ہے- کیونکہ میں مان ہی نہیں سکتا کہ کوئی احمدی ہو اور پھر جان بوجھ کر دھوکہ دے- میرا دل ہی اس قسم کا نہیں بنایا گیا کہ میں کسی کے متعلق ایسا خیال پیدا کروں ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ غفلت یا ناواقفی سے ان لوگوں سے غلطیاں ہوتی ہیں- لیکن غفلت سے بھی جو جرم ہو وہ جرم ہی ہوتا ہے- اور اس کی سزا بھگتنی پڑتی ہے- دیکھو اگر کوئی شخص کسی کو گولی مارتا ہے- اور بعد میں کہتا ہے کہ میں نے جانور سمجھا تھا- اگر یہ درست ثابت ہو جائے تو گو اسے پھانسی کی سزا نہ ملے- مگر سزا ضرور ملے گی- اسی طرح اور باتوں میں ہوتا ہے- پس تم غفلت کو دور کرو تا دنیا کا مقابلہ کرکے کامیابی حاصل کرسکو-

(الفضل ۲۹- جون ۱۹۲۲ء)

ایک تقریر کا اقتباس

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر کی گئی ایک تقریر کا ایک اقتباس:

"مجھے یہاں یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ یہ ساری باتیں ہم پر' ہاں ہم پر جو احمدیہ جماعت کے افراد ہیں' بہت بڑی ذمہ داریاں عائد کرتی ہیں ہمیں دینی برکات کے لئے بطور نمونہ بننا ہے- ہم نے ایک ایسا چراغ بننا ہے جس کی روشنی دور دور تک پہنچے- ہمیں اس سلسلہ کے کامل متبعین بننا ہے" کیونکہ اس اقتباس میں بیان کردہ باتیں صرف اور صرف اس صورت میں مترشح ہوسکتی ہیں کہ ہم اپنے آپ کو دین کی تعلیم کا چلتا پھرتا نمونہ بنالیں- اور دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے- کہ یہ لوگ دوسروں سے مختلف ہیں-

میں نے اس سے پہلے یہ گزارش کی ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں احمدیہ جماعت یا احمدیہ جماعت سے تعلق رکھنے والے احباب موجود نہ ہوں- مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں بعض ملکوں کے نام بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں جہاں نمایاں طور پر ہماری جماعتیں موجود ہیں- چند ایک نام یہ ہیں:

پاکستان' ہندوستان' بنگلہ دیش' کینیا' تنزانیہ' یوگنڈا' زمبیا' زمبابوے' نائیجیریا' نائیجر' بینن' ٹوگو' غانا' آیوری کوسٹ' لائبیریا' سیرالیون' گیمبیا' اپر وولٹا' مالی' انگلستان' مغربی جرمنی' ہالینڈ' سوئٹزرلینڈ' سپین' ڈنمارک' سویڈن' ناروے' امریکہ' کینیڈا' ٹرینیڈاڈ' گی آنا' سورینام' آسٹریلیا' فجی' جاپان' سنگاپور' ملائیشیا' بلجیئم-

یہ فہرست سن کر یقیناً آپ کے ذہن میں بعض ممالک کے نام آئے ہوں گے- اور آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ یہ نام کیوں فہرست میں شامل نہیں کئے گئے- میں نے کہا ہے کہ یہ نام تو آپ مثال کے طور پر سمجھیں لکھنے کو تو ساری دنیا کے نام چاہئیں لیکن بہرحال ایک مختصر سی فہرست دے دی گئی ہے-

جس طرح مختلف علاقوں میں جماعت کی کیفیت مختلف ہے اسی طرح ہر علاقے میں کام کی نوعیت مختلف ہے- کہیں ابتدائی حالت ہے- اور گفت و شنید کا سلسلہ چلتا ہے کہیں اس سے ایک قدم آگے ہے اور سلسلے کا لٹریچر بھی پیش کردیا جاتا ہے- کہیں اس سے بھی زیادہ ہے جلسے ہوتے ہیں- اور تقاریر کے ذریعے بھی کھول کر احمدیت کا پیغام پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے- کچھ علاقے اس سے بھی آگے ہیں- وہاں اخبارات میں لکھنے' ریڈیو اور ٹیلیوژن پر پروگرام کرنے کے مواقع ملتے ہیں- اخبارات کے سلسلے میں یہ گزارش کرنا ضروری ہے کہ کہیں خطوط کے ذریعے یا کبھی کبھی کسی مضمون کے ذریعے اپنے مافی الضمیر کے اظہار کا موقعہ ملتا ہے- اور کہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے ہفتہ وار کالم لکھے جاتے ہیں- تحدیث نعمت کے طور پر خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب میں میدان دعوت الی اللہ میں نائیجیریا میں تھا تو ایک وقت ہفتہ میں چار اخباروں کو الگ الگ کالم بھی لکھ کر دیا کرتا تھا- اور بعض اوقات ایک ایک دن میں ریڈیو پر میرے صبح سے شام تک چار چار مختلف پروگرام بھی ہوتے- میں اس میدان کا ایک معمولی سا کارکن ہوں مجھے یقین ہے کہ اس سے بہت زیادہ کام کرنے والے موجود ہیں- اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جانشینوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے-

جہاں تک میں نے جماعتوں کی کیفیت بیان کی ہے کچھ اقدام اس سے بھی آگے ہیں- اور وہ کہ بعض جگہوں پر اپنے پریس موجود ہیں- لٹریچر کی تقسیم میں یہ بات مفید ثابت ہو رہی ہے- سکول ہیں- ڈسپنسریاں ہیں' آپ نے حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے یہ بات ضرور سنی ہوگی کہ نائیجیریا کا ہمارا پریس کمپیوٹرائزڈ ہے- میں جب بھی یہ بات سنتا تھا اور اب جب میں نے اس کا ذکر کیا ہے تو میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے سوتے پھوٹ پڑے- مجھے وہ دن یاد ہے جب میں نے صرف ۲۵ روپے کے لیٹر ٹائپ لے کر کمپوز کرنے کی مشق کی تھی- اور جب میں خود کمپوز کرنے لگا تو ہاتھ سے چلنے والا ایک پریس اڈانا (Adana) ساٹھ روپے میں خریدا- یہ تھی اس پریس کی ابتدا جو اللہ کے فضل سے اب کمپیوٹرائزڈ ہے اور اس پر وہ اخبار بھی چھپتا ہے جسے ۱۹۵۱ء میں جاری کرنے کی خاکسار کو سعادت نصیب ہوئی تھی- اور جس کی سلور جوبلی نائیجیریا مشن نے ۱۹۷۶ء میں بڑی شان سے منائی تھی- یہ پرچہ دی ٹروتھ اب اکثر اوقات آرٹ پیپر پر چھپتا ہے اور حضرت امام جماعت الثالث نے گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حاضرین کو دکھا کر خوشی کا اظہار فرمایا تھا- اب اللہ نے چاہا تو دیگر علاقوں میں بھی اس طرح کے بلکہ اس سے بھی بڑے پریس قائم کرنے کا پروگرام ہے- اللہ تعالیٰ جلد از جلد جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے-

نسیم سیفی

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا ہی نہیں ملتا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے کیا کیا دکھ اٹھائے- آخر ان کے صبر پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے مدارج اور مراتب عالیہ عطا کئے انسان جلد بازی کرتا ہے اور ابتلا آتا ہے تو اس کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ دنیا ہی رہتی ہے اور نہ دین ہی رہتا ہے مگر جو صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان پر انعام و اکرام کرتا ہے- اس لئے کسی ابتلا پر گھبرانا نہیں چاہئے ابتلا (صاحب ایمان) کو اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے لیکن کچے اور غدار کو الگ کر دیتا ہے-

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۰۱)

خلافت لائبریری ربوہ

آپ کا خط ملا

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لکھتے ہیں۔

آج ۹۵-۴-۱۸ کے الفضل کے شمارہ میں سانپوں کے بعض پراسرار واقعات کے موضوع پر مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب کی کتاب میں سے ماخوذ بعض حکایات پڑھنے کا موقع ملا اور خاکسار کو اپنے خاندان کا ایک واقعہ یاد آگیا جو قارئین کی دلچسپی کے لئے تحریر کر رہا ہوں امید ہے اس کو اپنے صفحات میں جگہ مرحمت فرماویں گے۔ اس واقعہ کے سب سے پہلے راوی جنہوں نے مجھ سے یہ بیان کیا تھا۔ برادرم مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب ہیں جو میرے تایا زاد بھائی ہیں۔ واقعہ کا براہ راست تعلق ان کے بڑے بھائی ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سے ہے جو اٹک (سابق کیمبل پور) میں نصف صدی تک "ڈاکٹر دار الفضل" کے نام سے معروف رہے اور امیر جماعت بھی تھے اور اب انگلستان میں Croydon میں مقیم ہیں اس کی تصدیق ہمارے تایا زاد بھائیوں میں سے سب سے بڑے مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب (وفات یافتہ) نے بھی کی اور یہ واقعہ میں نے خود ان سے بھی براہ راست سنا اسی طرح برادرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سے بھی۔

اس واقعہ کا صحیح سال تو مجھے اب یاد نہیں بہرحال یہ ان دنوں کی بات ہے جب برادرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب بطور ریلوے ڈاکٹر کے والٹن (نزد لاہور) کے ریلوے ہسپتال میں ملازم تھے۔ دیگر بھائی ابھی زیر تعلیم تھے ہمارے تایا جان (وفات یافتہ) محترم حضرت ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب ابن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب (ترگڑی والے) (ہردو بزرگان رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے) ان دنوں اپنے بچوں کے ہمراہ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب کے ہاں تشریف لے گئے ہوئے تھے۔

ایک روز شام کے قریب برادرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب جو ان دنوں شائد ۱۵-۱۶ سال کے ہوں گے ہسپتال کی کمپاؤنڈ سے باہر واقع کسی کے ہاں گئے اور واپسی کے وقت جب وہ کچھ جھاڑیوں میں سے گذر رہے تھے تو انہیں محسوس ہوا کہ ان کے پاؤں میں کسی جھاڑی کا کانٹا لگ گیا ہے گھر آکر انہوں نے اپنے بڑے بھائی جو ڈاکٹر تھے سے ذکر کیا کہ میری ایڑی میں کانٹا چبھ گیا ہے۔ انہوں نے فوراً زخم کی جگہ کا معائنہ کیا تو ان کو دو نشان زخم کے قریب نظر آئے انہوں نے رنگت اور زخم کی نوعیت سے فوراً اندازہ لگالیا کہ یہ سانپ کے کاٹے کا زخم ہے۔ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر ہسپتال میں موجود انجکشن ان کو لگا دئے مگر ان سے کوئی خاص افاقہ نہ ہوا اور برادرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب نیند محسوس کرنے لگے۔ اس پر ایک جگہ تیز نوکیلے کنکر بچھا کر ان پر لٹادیا گیا تا ان کی چبھن سے ان کی نیند دور کر دی جائے۔

ہسپتال سے قریب ہی ایک کھلے میدان میں کچھ خانہ بدوش اترے ہوئے تھے جن سے ڈاکٹر صاحب واقف تھے ان کو اطلاع ہوئی تو ان میں سے کچھ ماندری ڈاکٹر صاحب کے گھر آگئے۔ انہوں نے آتے ہی ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کی قمیض اتار دی اور زمین پر بٹھادیا اور ان کی پشت کی طرف کھڑے ہو کر کچھ فاصلہ سے کانسی کی ایک پلیٹ دونوں ہاتھوں سے تھام کر ان کی کمر کی طرف پھینکی جو ان کی کمر کی جلد سے چپک گئی۔ اس کے بعد ان لوگوں میں سے ایک نے کچھ کنکریاں لیں اور ایک ایک کنکری پر کچھ پڑھ کر پھونکتے اور اس تھالی پر مارتے کچھ کنکریاں لگنے کے بعد وہ پلیٹ گر گئی۔ انہوں نے دوبارہ اس کو اٹھایا اور پھر اسی فاصلہ سے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے اس پلیٹ کو تھام کر ان کی کمر کی طرف پھینکی جو پھر کمر سے چپک گئی اس کے بعد پھر انہوں نے وہی عمل کنکریوں والا دھرایا اور اس کے نتیجہ میں وہ پلیٹ پھر نیچے گر گئی اس طرح انہوں نے غالباً سات (۷) مرتبہ یہی عمل دھرایا ساتوں بار وہ پلیٹ ان کی کمر سے چپک جاتی رہی مگر آٹھویں بار وہ کمر سے چپکنے کی بجائے نیچے گر گئی اور وہ ماندری کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب اب آپ کے بھائی کے جسم سے زہر کا اثر دور ہو گیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی انتہائی خطرناک زہریلا سانپ تھا عام طور پر دو تین پلیٹوں تک ہی نوبت پہنچتی ہے مگر اس کے لئے سات پلیٹیں ہمیں لگانی پڑی ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب بفضلہ تعالیٰ بالکل شفایاب ہو گئے اور بفضلہ تعالیٰ اس وقت بھی بقید حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عمر میں فوق العادت برکت دے۔ بہرحال یہ واقعہ خود ان سے نیز برادرم مرزا عبدالسمیع صاحب سابق ریلوے سٹیشن ماسٹر سے بھی براہ راست سنا جا سکتا ہے اسی طرح ان کے تیسرے بھائی مکرم مرزا عبدالقدیر صاحب جو آج کل اپنے صاحبزادے شاہد کے پاس CAMBERLEY میں مقیم ہیں بھی شائد اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہوں۔

خاکسار نے یہ واقعہ ۱۹۸۰ء کے لگ بھگ بھائی سمیع صاحب سے سنا تھا ۸۸ء کے آخر میں مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب سے بھی خاکسار نے اس کی تصدیق کرائی۔ ۸۲ء میں خاکسار کی انگلستان میں بطور مربی سلسلہ تعیناتی ہو گئی اور برمنگھم میں میری پوسٹنگ ہوئی ایک روز روزنامہ "جنگ" لندن کا مطالعہ کر رہا تھا (شائد ۸۴ء کی بات ہے) تو اس کے اندرونی کسی صفحہ پر خاکسار کی نظر ایک خبر پر پڑی جس میں سندھ کے کسی علاقہ سے تعلق رکھنے والے کسی ایسے ہی سنیاسی کا ذکر "تھالی والی سرکار" کے نام سے تھا۔

اس خبر میں سانپ کے زہر کے ازالہ کا جو طریق بیان کیا گیا تھا وہ ہو بہو یہی تھا جو میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ اس سے اس بات کی تو تصدیق ہو گئی کہ سانپ کے زہر کے تریاق کے طور پر ایسا طریق استعمال ضرور کیا جاتا ہے باقی یہ کہ اس کی حقیقت کیا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جان سکتا ہے تاہم ایک واقعہ جس کے تمام راوی ثقہ ہیں مجھے معلوم تھا ہدیہ قارئین کر دیا ہے اس موضوع پر شائد بعض اور بھی دوست اپنے تجربات بیان کر سکیں تو شائد بعض اسرار سامنے آجائیں اور ہمارے علم میں اضافہ کا باعث ہوں۔

مکرم کرامت الرحمان صاحب وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل ربوہ

مکرم عبدالحلیم صاحب سحر ایم۔ اے معاشیات کا مضمون زیر عنوان "مہنگائی۔ ایک اہم مسئلہ" الفضل کے شمارہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۹۵ء میں شائع ہوا۔ اس کے آخر پر لکھا تھا۔ "کوئی اور ماہر معیشت اس سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں تو ہم ممنون ہوں گے۔"

چنانچہ اس سلسلہ میں خاکسار کے خیالات کا انہار مندرجہ ذیل الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

مہنگائی معاشی مسائل میں ایک اہم معاشی مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ سے ہر انسان دوچار ہے۔ یہ اب حکومتوں کے لئے بھی اہم مسئلہ بن چکا ہے۔ سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ معاشی مسئلہ پیدا کیوں ہوتا ہے؟

معاشیات ایک ایسا علم ہے جو انسان کے اس رویہ کا مطالعہ کرتا ہے۔ جو متعدد مقاصد اور متبادل استعمال رکھنے والے محدود ذرائع کے درمیان ایک تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

معاشیات کی اس تعریف کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ انسان کے مقاصد محدود ہیں۔
۲۔ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ذرائع محدود ہیں۔
۳۔ یہ محدود ذرائع ایک سے زائد طور پر استعمال کئے جا سکتے ہیں۔
۴۔ انسانی مقاصد یکساں اہمیت نہیں رکھتے۔

جب اوپر کی چاروں شرائط موجود ہوں تو معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ ہر وہ مسئلہ معاشی مسئلہ ہو گا جس کا تعلق لامحدود خواہشات اور کمیاب ذرائع سے ہو۔ تمام معاشی مسائل محض اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ ہمارے ذرائع کمیاب ہیں اور خواہشات لامحدود ہیں۔

جب انسانی ضروریات زندگی کا دباؤ محدود ذرائع پر بڑھ جائے تو مہنگائی کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح مہنگائی کا تعلق آبادی کے دباؤ سے بہت گہرا ہے۔ جب سے انسان کی تخلیق ہوئی اس وقت سے لے کر آج تک کرہ ارض پر زمین میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوا مگر آبادی میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں دنیا کی آبادی کا گوشوارہ مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶۵۰ء سے پہلے دنیا کی کل آبادی ۲۵۰ ملین تھی۔
۱۶۵۰ء میں دنیا کی کل آبادی ۵۴۵ ملین تھی۔
۱۷۵۰ء میں دنیا کی کل آبادی ۷۳۰ ملین تھی۔
۱۷۹۸ء میں دنیا کی کل آبادی ۹۰۰ ملین تھی۔
۱۸۵۰ء میں دنیا کی کل آبادی ۱٫۱۷ بلین تھی۔
۱۸۹۰ء میں دنیا کی کل آبادی ۱٫۶۵ بلین تھی۔
۱۹۵۰ء میں دنیا کی کل آبادی ۲٫۵۰ بلین تھی۔
۱۹۶۰ء میں دنیا کی کل آبادی ۳٫۰۰ بلین تھی۔
۱۹۷۵ء میں دنیا کی کل آبادی ۴٫۰۰ بلین تھی۔
۲۰۰۰ء میں دنیا کی کل آبادی ۸٫۰۰ بلین ہو جائے گی۔

اب پاکستان میں آبادی کی رفتار کا جائزہ لیتے ہیں۔

۱۹۴۷ء میں پاکستان کی کل آبادی (مشرقی پاکستان ۴ کروڑ + مغربی پاکستان کی ۳ کروڑ) ۷ کروڑ تھی مگر ۱۹۹۵ء میں پاکستان کی آبادی (صرف مغربی پاکستان میں) تقریباً ۱۳ کروڑ ہے۔ اگر آبادی کے بڑھنے کی یہی رفتار رہی تو ممکن ہے۔ ۲۰۲۰ء میں پاکستان کی آبادی ۲۶ کروڑ ہو جائے۔ سوچنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

مہنگائی کا تعلق آبادی کے بڑھنے کی رفتار سے ہے۔ آبادی کے بڑھنے سے مہنگائی بڑھے گی اور آبادی کے کم ہونے کے ساتھ مہنگائی میں بھی کمی آئے گی مہنگائی اور آبادی کا تعلق اشیاء کی رسد اور طلب کے ساتھ ہے۔ اگر اشیاء کی رسد کی مقدار طلب کی مقدار سے کم ہو گی تو مہنگائی بڑھے گی۔ کیونکہ آبادی میں اضافہ سے رسد کی مقدار میں اضافہ کرنا ہو گا اگر رسد کی مقدار میں اضافہ نہ کیا جائے گا تو اشیاء کی طلب میں اضافہ ہو گا اس کی وجہ سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو گا جس کی وجہ سے مہنگائی میں اضافہ ہو گا اس کے برعکس اگر آبادی میں کمی ہو گی تو لازماً رسد کی مقدار کم استعمال ہو گی رسد کی مقدار طلب کی مقدار سے زیادہ ہو گی۔ تو اشیاء کی قیمتیں کم ہو جائیں گی۔ جب قیمتیں کم ہوں گی تو مہنگائی میں بھی کمی آئے گی۔ مختصر یہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ اور آبادی میں اضافہ مہنگائی میں اضافہ کا موجب بنتے ہیں۔ اسی طرح اشیاء کی قیمتوں میں کمی اور آبادی میں کمی مہنگائی میں کمی کا باعث ہوتے ہیں۔

مہنگائی کا مسئلہ پیدا کرنے کے لئے بہت سے Factors ہیں لیکن ان میں بنیادی دو Fatcors ہیں یعنی آبادی اور قیمتیں۔

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روانڈا کے بدنصیب مہاجرین

دور حاضر کے شدید ترین المناک واقعات میں روانڈا میں دو افریقی قبائل کی باہمی کشمکش سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگوں کا مارا جانا اور مزید لکھو کھالوگوں کا بے گھر ہونا ہے۔

روانڈا میں ہوتو قبیلہ اکثریت میں ہے۔ ماضی میں یہی برسر اقتدار تھا۔ ٹٹسی قبیلہ اقلیت میں ہے ماضی میں یہ اپوزیشن میں تھا۔ ٹٹسی قبیلہ نے بغاوت کا زور دکھایا بالاخر اکثریتی حکومت کو بھگا دیا۔ نتیجتہ" لاکھوں ہوتو قبائل راتوں رات بھاگ کر ہمسایہ ممالک میں چلے گئے۔ اس کو بعض مبصرین تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت بھی قرار دیتے ہیں جب قریباً ۲۰ لاکھ افراد ایک دو دن کے اندر گھر چھوڑ کر چلے گئے۔

ہوتو قبیلے کے یہ لوگ اب کئی ماہ سے کیمپوں میں رہ رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک اور دلدوز سانحہ ہوا۔ روانڈا کے ایک پناہ گزین کیمپ میں بدترین قتل عام میں ۸ ہزار افراد مارے گئے۔ روانڈا پیٹریاٹک آرمی کے دستوں نے ملک کے جنوب مغرب میں ایک پناہ گزین کیمپ پر گولیاں برسا دیں۔ فائرنگ کے نتیجہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ بھگدڑ مچ گئی اور بہت سے لوگ جان بچانے کی کوشش میں پیروں تلے کچل کر مارے گئے۔ کیمپ کے قریب سڑک پر لاشوں کے انبار نظر آ رہے تھے صرف چند ڈاکٹر زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور خدشہ ہے مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا۔ نامہ نگاروں کے مطابق یہ اندوہناک واقعہ اس وقت شروع ہوا جب کیمپ میں مقیم ہوتو قبائل کو فوج کی حفاظت میں باہر لیجا جا رہا تھا کہ شدید بارش شروع ہو جانے کے باعث پناہ گزینوں نے سائے کی تلاش میں بھاگنا شروع کر دیا۔ اس صورتحال سے گھبرا کر فوجیوں نے ہجوم پر اندھا دھند گولیاں چلانی شروع کر دیں۔

پانچ گھنٹے بعد کیمپ میں پھر افراتفری مچ گئی اور پناہ گزینوں نے پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر بھاگنا شروع کر دیا۔ فوجیوں نے ان کا پیچھا کرتے ہوئے پھر گولیاں چلائیں سینکڑوں افراد اس کا نشانہ بن گئے۔ اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے شہریار خاں نے بی بی سی کو بتایا کہ یہ اندوہناک سانحہ محض غلط اندازوں کی بناء پر ہوا پہاڑی کیمپ میں پناہ گزین عرصہ سے مقیم تھے ان کی حفاظت کے لئے اہلکاروں کی بہت تھوڑی تعداد تعینات تھی امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اس واقعہ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ روانڈا کے وزیر اعظم موگونے پناہ گزینوں کے قتل عام پر لوگوں سے معافی مانگی ہے فرانسیسی ٹیلی ویژن پر ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا پناہ گزینوں کو جان بوجھ کر قتل نہیں کیا گیا۔

اقوام متحدہ کی ترجمان نے اپنے نمائندے کے حوالے سے بتایا ہے کہ اس وحشیانہ کارروائی میں ۷ سو افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

ریڈیو پاکستان کے مطابق اقوام متحدہ کے فوجیوں کو چار ہزار سے زیادہ لاشیں ملی ہیں روانڈا کے لوگ اجتماعی قبریں کھودنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ہوتو قبیلہ کے ایک لاکھ ۳۰ ہزار مرد' بچے ان کیمپوں میں رہ رہے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد کیمپ بند کر دیئے گئے ہیں۔

مختصرات

وزیر اعظم کے مالی اور اقتصادی امور کے مشیر وی۔ اے۔ جعفری کی قیادت میں ایک وفد منگل کے روز پیرس کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہ وفد وہاں ایڈ ٹو پاکستان کنسورشیم کے اجلاس میں شرکت کرے گا اور آئندہ مالی سال کے لئے ۲.۲۔ ارب امریکی ڈالر کا مطالبہ کرے گا۔ کہتے ہیں کہ اسلام آباد میں پیرس کلب کے ساتھ اجلاس منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں پاکستان کے مطالبہ کی حمایت کی گئی تھی۔

پیرس کلب نے ۲۰۔۲۱۔ اپریل کو اپنی میٹنگ منعقد کی اور پاکستان کی ضروریات کے متعلق گفت و شنید ہوئی۔ بتایا گیا ہے کہ اس مطالبے کی منظوری کی بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ پاکستان نے بہت حد تک افراط زر پر قابو پا لیا ہے۔ بجٹ میں خسارے کو بھی کم کر دیا ہے اور غیر ترقیاتی اخراجات بھی گھٹا دیئے ہیں۔

گذشتہ دنوں ایرانی صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی نے بھارت کا دورہ کیا تو ان کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ تہران اور نئی دہلی کے درمیان قریبی تعلقات مزید مضبوط ہونے چاہئیں تاکہ اس علاقے کو محفوظ رکھا جا سکے۔ رفسنجانی نے سوموار کے روز بھارت کا سہ روزہ دورہ شروع کیا تھا۔ انہوں نے وزیر اعظم پی۔ وی۔ نرسیمار اؤ سے کہا کہ ایران کی یہ خواہش ہے کہ بھارت کے سائنسی اور ٹیکنیکی تجربے سے فائدہ اٹھائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت اور ایران کو آپس میں تعاون کرنا چاہئے اور یہ تعاون قیام امن اور استحکام کے سلسلے میں ہونا ضروری ہے۔ دونوں کی خواہش ہے کہ اس علاقے میں امن قائم ہو اور استحکام پیدا ہو۔ اس سے قبل ایران نے بھارت چین۔ ایران۔ کا ایک اتحاد قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ بھارتی افسروں نے کہا ہے کہ ایران کو افغانستان کی خانہ جنگی کا خدشہ ہے۔

اکبر ہاشمی رفسنجانی کے استقبال کے لئے نرسیمار اؤ خود ہوائی اڈے پر گئے۔ اور قصر صدارت میں ان کی گفتگو ہوئی۔

اگرچہ اقوام متحدہ کا پیش کردہ امن منصوبہ تو افغانستان میں پذیرائی حاصل نہیں کر سکا لیکن ایک اور کوشش کی جا رہی ہے کہ افغانی دھڑے آپس میں مل کر گفت و شنید کے ذریعے قیام امن کے لئے کوششیں کریں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں پاکستانی سفیر برائے کابل قاضی ہمایوں بھی افغان لیڈروں سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ ان لیڈروں میں مسٹر حکمت یار اور پیر سید گیلانی شامل ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قاضی ہمایوں کی یہ ملاقاتیں مشرقی دار الحکومت جلال آباد میں ہوئی ہیں۔ چار پارٹیوں نے جو اتحاد قائم کیا ہوا ہے اور جس کے سربراہ مسٹر حکمت یار ہیں ان سے حاجی قدیر جو نر ہنگر شوریٰ کے سربراہ ہیں مل جانا چاہتے ہیں۔ پاکستانی افسروں نے بھی ان سے گذشتہ ہفتے گفتگو کی۔

A SONG FOR SCHOOL CHILDREN

O Lord of all the things that are
In heaven and earth and everywhere
Thou givest life and makest live
To Thee we look for help and care

Do give us light from Thine own light
Do bless the knowledge we come to seek
The glory and greatness are all for Thee
We pray Thee, make us humble and meek

Do let us live for good of man
And let us do Thine Own will
Let us go from strength to strength
The world, with virtue, let us fill

WAVES AND THOUGHTS

طالب علموں کا ترانہ

اے آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز کے آقا!
تو زندگی دیتا ہے اور تو زندہ رکھتا ہے
ہم تیری ہی طرف مدد اور حفاظت کے لئے دیکھتے ہیں
تو ہمیں اپنی روشنی سے روشنی عطا کر
وہ علم جو ہم حاصل کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں اسے بابرکت بنا
عظمت اور بڑائی سب تیرے لئے ہے
ہم تجھی سے دعا مانگتے ہیں
کہ ہمیں منکسر المزاج اور نرم دل بنا دے
ہمیں توفیق دے کہ ہم انسان کی بہبود کے لئے جئیں
اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم تیری رضا کے مطابق زندہ رہیں
ہمیں طاقت پر طاقت عطا کر
ہمیں توفیق دے کہ ہم ساری دنیا کو نیکی سے بھر دیں

بقیہ صفحہ ۵

اگر ایک دفعہ ملک کی آبادی میں اضافہ کی رفتار اور اشیاء کی قیمتوں کے بڑھنے کے رجحان پر قابو نہ پا سکے تو مہنگائی ملک کے لئے ایک معاشی مسئلہ بن جاتا ہے۔ اس معاشی مسئلہ کا ملک کے عوام پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

قیمتوں کے بڑھنے سے افراط زر پیدا ہوتا ہے۔ عوام کی بچتیں کم ہو جاتی ہیں جس کے نتیجہ میں investments کم ہوتی ہیں۔ اشیاء کی رسد کی مقدار کم ہو جاتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں مزدوروں کی تعداد کو فیکٹریوں میں کم کر دیا جاتا ہے۔ آمدنیاں کم ہو جاتی ہیں۔ ملک میں بے روزگاری عام ہو جاتی ہے۔ ملک بدحالی کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں جب ملکی اخبار کا مطالعہ کیا جائے تو شہ سرخیاں کچھ یوں نظر آتی ہیں۔

دہشت گردوں نے فلاں جگہ پر ۱۷۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔ ڈاکوؤں نے اہل خانہ کو باندھ کر چار لاکھ کا سامان لوٹ لیا۔ فلاں شہر میں امن و امان کا نظام خراب ہو گیا دو افراد کو اغواء کر لیا۔

اربوں روپے کی جائیداد دھوکہ سے اپنے نام کروا لی فلاں بینک سے ۵۰ کروڑ کا فراڈ ہوا منشیات کا کاروبار کرنے والے گروہ کو پکڑ لیا گیا غربت سے تنگ آکر خودکشی کر لی۔

سپرنٹنڈنٹ کو موقع پر پکڑ لیا۔ پولیس کا عملہ چوری کرتے ہوئے عوام نے پکڑ لیا۔ جعلی ادویہ کا کاروبار کرنے والے گروہ کو پکڑ لیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

جب عوام اس قسم کی شہ سرخیاں اخبار میں پڑھیں گے تو ان کے سوچنے کےانداز پر بہت گہرا اثر ہو گا۔ ان کی نفسیات پر دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ بے چینی' ڈیپریشن' ہارٹ اٹیک' ذہنی اور ناامیدی جیسی بیماریاں معاشرہ میں جنم لیں گی۔

آخر میں صرف یہ کہنا ہے کہ معاشی مسئلہ کیسے پیدا ہوتا ہے اور اس کے اثرات کیا ہوتے ہیں ان چیزوں کو جاننے کے لئے معاشیات کے علم کو جاننا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ علم انسان کی پیدائش سے قبر کی لحد تک ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ یہ علم انسان کے رویہ کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اس علم کی ضرورت ملک کے سیاستدان سے لے کر مزدور کو' تاجر سے لے کر حارفین کو' افسر سے لے کر مددگار کو' صدر سے لے کر وزیر اعظم کو' ایڈیٹر سے لے کر اخبار فروش کو نیز ہر مکتب فکر کے لوگوں کو ہے۔ یہ علم وضاحت کرتا ہے کہ معاشی مسئلہ کیوں پیدا ہوتا ہے۔ جب معاشی مسئلہ پیدا ہو اس کے اثرات کیا مرتب ہوتے ہیں۔ اور معاشی مسئلہ کے حل کے بارے میں راہنمائی کرتا ہے۔

علم معاشیات کا دوسرے تمام علوم سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ علم ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ میں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان پر اگر کوئی تنقیدی جائزہ پیش کرنا چاہے تو میں اس کا بہت ممنون ہوں گا۔

احمدیہ ٹیلیویژن انٹر نیشنل کے پروگرام

سوموار یکم- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۰ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
سوشلسٹ دنیا میں دین حق کا پرچار
6-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام- مجلس سوال وجواب
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
۹۱-۹-۴ بمقام ہمبرگ
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

منگل ۲- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات
تپ دق-پاکستان
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۰ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی
7-00 چلڈرنز کارنر
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
قائداعظم کا پاکستان اور موجودہ صورت حال
8-50 کل کے پروگرام

بدھ ۳- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 - حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۱ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر۵۰
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
سیرۃ رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- حضرت منشی عبداللہ خان سنوری صاحب
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات ۴- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات-فرسٹ ایڈ
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۰ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر۵۱
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
8-00 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعہ ۵- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 جاپان اپ ڈیٹ
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۱ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-40 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
7-00 ملاقات-اردودان احباب سے
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
سیمینار دعوت الی اللہ
از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
8-50 کل کے پروگرام

ہفتہ ۶- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل - مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بمقام واشنگٹن بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۹۴ء- حصہ اول
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۱ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 ملاقات
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام
8-00 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اتوار ۷- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل - مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بمقام واشنگٹن
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۲ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 ملاقات
7-00 لیٹر فرام لندن
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

سوموار ۸- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل - مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بمقام واشنگٹن
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۲ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی کلاس
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

منگل ۹- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۳ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی کلاس
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
8-30 نصرت جہاں اکیڈمی
8-50 کل کے پروگرام

بدھ ۱۰- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۳ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 خطبہ عیدالاضحیہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
عید سپیشل
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات ۱۱- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۱۴ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس سبق نمبر۵۳
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
انٹرویو از مولانا سعید احمد انصاری صاحب
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
قائداعظم کا پاکستان اور موجودہ صورت حال
8-00 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

الفضل کے ایک معزز قاری کا ایک پوسٹ کارڈ نظارت علیا کی طرف سے خاکسار کو ملا ہے موصوف اپنا نام اور پتہ لکھنا بھول گئے ہیں مہربانی فرما کر اپنے نام اور پتہ سے اطلاع دیں تاکہ ان سے خط وکتابت کی جاسکے۔

(ایڈیٹر الفضل)

خبریں

ربوہ : 26- اپریل-1995ء
بادل چھائے ہیں- ٹھنڈ ہو گئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ دو افراد کی ہلاکت کے بعد ایم کیو ایم کے دو ممبران اسمبلی کی گرفتاری کے بعد حیدر آباد میں تشدد بھڑک اٹھا- حیدر آباد لطیف آباد کے جڑواں شہروں میں تین بینکوں پانچ گاڑیوں اور انکم ٹیکس کے دفتر سمیت چار سرکاری املاک کو نذر آتش کر دیا گیا- مسلم کمرشل بینک اور نیشنل بینک کی دو برانچیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں- ایک مجسٹریٹ کی شیراڈ کار کو صبح ۸ بجے جلایا گیا- تین سوزو کی پک اپ اور واپڈا آفس کی ٹویوٹا ہائی لکس کو لطیف آباد یونٹ میں جلایا گیا- مظاہرین نے تین موٹر سائیکلیں بھی نذر آتش کر دیں- ایس ڈی او ٹیلی فون کا آفس' دو ڈاک خانوں کے سامان اور فرنیچر کو آگ لگادی گئی- ان واقعات کے بعد پولیس اور رینجرز نے گشت شروع کر دی اور نصف رات کے قریب ۵۰- افراد کو گرفتار کر لیا گیا-

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے پیپلز پارٹی کی حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ریاستی طاقت کے بل پر مہاجر بستیوں کو فتح کرنے اور مہاجروں کو اپنا غلام بنانے کا خیال دل سے نکال دے انہوں نے کہا کہ ہمیں وہ کرنے پر مجبور نہ کیا جائے جو ہم نہیں کرنا چاہتے- انہوں نے حیدر آباد کے واقعہ کی تحقیقات سپریم کورٹ کے ججوں سے کرانے کا مطالبہ کیا-

○ قومی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے سپیکر سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مسٹر نواز شریف کو نااہل قرار دینے کا ریفرنس بھجوائیں- حکومتی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا کہ قائد حزب اختلاف نے عدلیہ اور ججوں کے متعلق جو ریمارکس دیئے وہ دستور کے منافی ہیں- مسٹر یاسین وٹو نے کہا کہ وفاقی وزیر جن دفعات کا حوالہ دے رہے ہیں وہ بالکل غلط ہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے جس بیان پر قومی اسمبلی میں ہنگامہ ہوا- اس میں مسٹر نواز شریف نے کہا تھا کہ اپوزیشن ارکان کو نشستوں سے محروم کرنے کے لئے عدلیہ کو استعمال کیا جا رہا ہے- جج حضرات اپنے منصب کی پاسداری کریں انہیں بے نظیر نہیں بلکہ خدا کے سامنے پیش ہونا ہے- انہوں نے الزام لگایا کہ افتخار شاہ کے مقابلے پر الیکشن لڑنے والے حکومتی امیدوار نے عدالتی فیصلے سے پہلے ہی اپنے علاقے میں مٹھائی بانٹ دی تھی- مسٹر نواز شریف نے قومی اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا اگر یہی حالات رہے تو لوگ جمہوریت کو بھول جائیں گے-

○ سپریم کورٹ نے عدالتی فیصلے کے ذریعے رکن قومی اسمبلی قرار دیئے جانے والے پیپلز پارٹی کے مسٹر اعجاز چیمہ کو حلف اٹھانے سے روک دیا ہے- سپریم کورٹ کے فاضل جج نے اپنے چیمبر میں ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کی-

○ وفاقی وزیر قانون نے قائد حزب اختلاف کی تقریر کے جواب میں کہا کہ اپوزیشن عدلیہ سے ٹکرانے سے باز رہے- ہم تمام الزامات کو مسترد کرتے ہیں- انہوں نے کہا نواز شریف نے اپنے دور میں بدعنوانیاں کیں جب مقدمات بنے تو ہم پر الزام لگا دیا-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے اعلیٰ عدالتوں کے بارے میں بعض ریمارکس کو ایوان کی کارروائی سے حذف کر دیا- انہوں نے کہا کہ ججوں کو ایوان میں زیر بحث نہ لایا جائے-

○ سندھو دیش کے علم بردار اور جئے سندھ پارٹی کے سربراہ سندھ کے معمر ترین قوم پرست رہنما جی ایم سید گزشتہ روز کراچی میں انتقال کر گئے- ان کی عمر ۹۲ سال تھی- انہوں نے اپنی زندگی کے ۳۰ سال جیل میں گزارے- ۳ سال سے وہ بغاوت کے مقدمہ میں نظر بند تھے- وہ ۶۰ سے زائد کتب کے مصنف تھے-

○ پنجاب اسمبلی میں حکومتی رکن وصی ظفر ندوی نے قائم مقام سپیکر مسٹر منظور احمد موہل کو گالیاں دیں- سپیکر نے سارجنٹ ایٹ آرمز کو حکم دیا کہ وہ انہیں باہر نکال دے- مگر وہ باہر نہ گئے تو حکومتی ارکان خود انہیں گھسیٹتے ہوئے ایوان سے باہر لے گئے-

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء سے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی ملاقات میں سارک کے ایجنڈے پر گفتگو ہوئی اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات بڑھانے پر غور کیا گیا- اقتصادی وفود کے تبادلوں پر بھی اتفاق رائے کیا گیا-

○ پنجاب کے وزیر قانون نے کہا کہ حکومت نے پولیس کو مجرموں کو جان سے مار دینے کی واضح ہدایات دی ہیں- اب تک جتنے پولیس مقابلے ہوئے ہیں وہ سب ٹھیک تھے- ڈکیتیاں بڑھ رہی ہیں- ڈاکوؤں کو روکنے والا کوئی نہ ہو تو ایسے مقابلے ضروری ہو جاتے ہیں- ان مقابلوں سے جرائم کم ہوئے ہیں-

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے بتایا ہے کہ ایم کیو ایم کے مظاہرین نے امریکہ میں وزیر اعظم کے خلاف مظاہروں میں پاکستان کا جھنڈا اس وقت پھینک دیا تھا جب وہ بھارتی خواتین کے ہمراہ مظاہرے میں شریک تھے-

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

کوٹھی برائے فروخت
بالکل نئی اور جدید ترین طرز تعمیر پر تیار شدہ کوٹھی رقبہ دس مرلہ- واقع محلہ ناصر آباد شرقی (متصل شکور پارک) 3 بیڈ رومز معہ ملحقہ باتھ رومز- کشادہ ٹی وی لاؤنج- ڈرائنگ ڈائننگ- چائنیز کچن- سٹور- گیراج اور کشادہ صحن کے ساتھ تمام جدید سہولتیں گیس بجلی پانی وغیرہ موجود ہیں- ذاتی نگرانی میں تیار شدہ ہر لحاظ سے اعلیٰ اور ٹھوس تعمیر- فوری فروخت کرنا مطلوب ہے- رابطہ کیلئے
چوہدری مبشر احمد محمود ۱۵۱- ناصر آباد ربوہ
(نزد شکور پارک) فون: 211311

مرض اٹھرا کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت ہوکٹھ
کو خدمت کا موقع دیں- خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی- اٹھرا کی گولیاں، زدجام عشق، ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ- حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹھ نہال سنگھ سٹریٹ نمبر ۶ اوکاڑہ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور [illegible]

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات-
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی-
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837: گھر: 212175

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل- قبض- بدہضمی- کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

ضرورت سٹاف
ہمیں اپنی ٹیکسٹائل ویونگ ملز واقع ملتان روڈ بھائی پھیرو کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے-

نام اسامی	عمر (تقریباً)	تعلیمی قابلیت	تجربہ
۱- اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ	۳۰ سال	بی کام (کم از کم)	کسی ادارے (ترجیحاً ٹیکسٹائل ویونگ) میں کم از کم ۴ سال کا تجربہ رکھتا ہو سٹور اکاؤنٹ اور بک کیپنگ میں مہارت رکھتا ہو
۲- کیشیئر	۳۰ تا ۳۵ سال	بی اے یا بی کام	کسی ادارے میں کم از کم چار سال کا تجربہ رکھتا ہو فیکٹری ورکرز کی تنخواہ کے معاملات کیش میمری- کیش ورچرز اور بنک کے معاملات سے مکمل واقفیت رکھتا ہو-
۳- پرچیزر	۳۰ تا ۴۰ سال	ایف اے (کم از کم)	کسی ادارے ترجیحاً ٹیکسٹائل میں کم از کم ۵ سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے- ایماندار ہو صحتمند ہو- ڈرائیونگ جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی-
۴- سیکورٹی سپروائزر	۳۵ تا ۴۰ سال	ریٹائرڈ JCO، صحت مند اور اپنا ذاتی اسلحہ رکھتا ہو	
۵- سیکورٹی گارڈز	۳۵ تا ۴۰ سال	ریٹائرڈ فوجی ہوں، صحت مند ہوں اور اپنا ذاتی اسلحہ رکھتے ہوں-	

تنخواہ حسب قابلیت ہوگی- اپنی درخواستیں بمعہ تازہ فوٹو گراف اور کاغذات کی فوٹو کاپی مورخہ ۹ مئی ۱۹۹۵ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں-
ریذیڈنٹ ڈائریکٹر
شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ 83 شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر 6304741-43